پیغام برائے نوجوانانِ اسلام

PRESENTED BY

علامہ خادم حسین رضوی ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سروس

"معمار حرم باز بہ تعمیر جہان خیز
از خواب گران خواب گران خواب گران خیز
از خواب گران خیز"

فتح بغیر اتحاد کے ممکن نہیں

اک درد ہے دل میں جو سنو گے تو درد ہوگا
اک عرصے سے درد لیے دردمند ڈھونڈ رہا ہوں میں
جو کہوں گا دل سے واللہ وہ سب سچ ہوگا
مگر مسئلہ ہے کہ سننے والا ڈھونڈ رہا ہوں میں
معلوم نہیں کہ کب ہم سب میں اتحاد ہوگا
کروادے جو اتحاد اسی کو ڈھونڈ رہا ہوں میں
کبھی مل کر اسلام کے لیے ہمارا بیٹھنا ہوگا
اسی لیے مل بیٹھنے والوں کو ڈھونڈ رہا ہوں میں
گر کردوں میں اعلان کہ کل مل بیٹھنا ہوگا
جو کل ملیں گے نہیں انہیں ڈھونڈ رہا ہوں میں
رضوی سب سن کر سب کو درد تو ضرور ہوگا
دوائی جو کردے درد دور وہی ڈھونڈ رہا ہوں میں

ھفت کشور کی تسخیر، بے تیغ و تفنگ جس سامان کے ساتھ ممکن ھے، وہ صرف اور صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حقیقی و عملی عشق و وفا ھی ھے۔

علامہ خادم حسین رضوی ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سروس کا واضح بیانیہ

تاندار ی از محمد ﷺ رنگ و بو

از درود خود میا لا نام او ﷺ

ویسے اتنا تو سب کو ہی معلوم ہے کہ مسلمانوں کو دین اسلام سے ہٹانے کے لیے کیا کیا کچھ نہیں کیا گیا اور یقیناً اس معاملے میں سب سے زیادہ حصہ دار مغربی نظام تعلیم و کلچر ہے۔ بجائے اس کے کہ ساری کتاب مسائل اور پریشانیوں سے میں بھر دوں ، جس سے صرف مایوسی یا صرف چھوٹی سی امید کی کرن پیدا ہو تو کیوں نا ایسی تحریر لکھی جائے ، جس میں ایک طریقہ موجود ہو کہ اس طرح لبرلزم ، سیکولرزم کا خاتمہ کیا جاسکتا ہے ! اس طرح ہم مسلمان اپنا نصاب تعلیم ترتیب دے کر سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کی دنیا میں سب سے آگے نکل کر ملک و قوم کی ترقی کا باعث بن سکتے ہیں ! کیوں نہ بونگیاں مارنے کی بجائے ایک حقیقت سے بھرپور سٹریٹجی پیش کی جائے ! بس ایک بات یاد رکھیئے گا مل کر اگر ہم باطل قوتوں کا مقابلہ نہیں کریں گے تو کفر ہمیں تہس نہس کردے گا اور ہم اپنی ڈیڑھ اینٹ کی بنیادیں بچاتے رہیں گے ۔ اب ساروں کو اپنی ڈیڑھ اینٹ ملا کر ، اس پہ پلستر وغیرہ پھیر کر پوری عمارت تشکیل دینی ہوگی ، جس کی بنیاد نوجوان نسل ہو گی اور پھر اس نوجوان نسل کو سڑکیں بند کرنے کی بجائے باطل قوتوں کو جڑ سے اکھاڑ دینے کی ٹریننگ دی جائے گی اور ان شاءاللہ تعالیٰ حضور ﷺ سے عشق و وفا کا عملی مظاہرہ کرتے ہوئے یہ نوجوان اسلام کا جھنڈا پوری دنیا میں لہرائیں گے۔

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تابخاک کاشغر

تیغ ایوبی علیہ الرحمہ، نگاہ بایزید علیہ الرحمہ

گنج ہائے ہر دو عالم را کلید

علامہ خادم حسین رضوی ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سروس کی جانب سے ایک پلیٹ فارم تشکیل دیا گیا ہے

GETVIR " GALVANIZED ENDEAVORS OF TRAILBLAZING VANGUARDS FOR ISLAMIC REJUVENATION"

آپ یہ ہماری آفیشل ویب سائٹ کی سب ڈومین پہ جاکر وزٹ کرسکتے ہیں ۔

www.getvir.khrewsofficial.com

یعنی ہراول دستے کی شکست نہ کھانے والی کوششوں کو اکٹھا کرنا، کس مقصد کے لیے ؟ اسلامی انقلاب کے لیے ! ۔

اس پلیٹ فارم پہ ہم چاہتے ہیں کہ تمام طلبہ تنظیمیں اکٹھی ہوں اور ہم صرف نیشنل لیول پہ نہیں بلکہ انٹرنیشنل لیول تک اپنے نظریات کو فروغ دے سکیں ۔ "نماز ہاتھ باندھ کر پڑھنی یا ہاتھ چھوڑ کر پڑھنی ہے" یہ نظریہ نہیں ہے ، نظریہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں ، حضور ﷺ کی عزت، اللہ کے بعد سب سے بلند ہے اور کوئی حضور ﷺ کی گستاخی کرے تو ہم یہ برداشت نہیں کرسکتے ، کوئی غیر مسلم حکومت ہمارے مسلمان بہن بھائیوں پہ ظلم کرے گی تو ہم خاموش نہیں رہیں گے ، مسلمان جسد واحد کی طرح ہیں ، باطل نظریات جیسے کہ لبرلزم ، سیکولرزم ، ٹرانسجنڈر بل وغیرہ اسلامی نظام حکومت میں نہیں فروغ پاسکتے ۔ قادیانی کافر ہیں ، ہمارے نصاب تعلیم میں غیر اسلامی نظریات کیوں موجود ہیں ، کیا ہم مسلمان اتنے بے حس ہیں کہ سب کچھ ہمارے سامنے غلط موجود ہے اور ہم اس کو پڑھ پڑھا رہے ہیں ؟ یہ نظریات ہیں ، ان باتوں کو فروغ دینا ہوگا ، ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچنے کی بجائے اب ہمیں اتحاد و اتفاق سے یکجا ہوکر کفر کے خلاف سیسہ پلائی دیوار بن کر کھڑا ہونا ہوگا۔

دیں ہاتھ سے دے کر اگر آزاد ہو ملت

ہے ایسی تجارت میں مسلماں کا خسارہ

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

سلطان صلاح الدین ایوبی نور اللہ مرقدہ کو بھی ایک عرصہ اپنوں سے ہی لڑنے میں گزر گیا ۔ کیا اب ہم بھی آپس میں لڑیں گے ؟ ہم طلبہ تنظیموں کو اور سٹوڈنٹس کو نظام اسلام کے لیے سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کی فیلڈ میں آگے بڑھنا ہے ، ذاتی چیزوں کو پس پشت ڈالنا ہے ، ماضی میں پیش آنے والی رنجشوں کو بھول کر محبت و بھائی چارے سے ہر معاملے میں باہمی مشاورت کے ساتھ آگے بڑھنا ، پھر سٹوڈنٹس یونین بحال کرانے کے لیے ہمیں لیٹر نہیں لکھنے پڑیں گے ، پھر ہماری سوچیں تعلیمی اداروں میں الیکشن کروانے تک محدود نہیں ہوں گی بلکہ پھر ہماری سوچ یہ ہوگی کہ اب عافیہ صدیقی کو واپس کیسے لانا ہے ، پھر یہ سوچ ہوگی کہ ڈاکٹر عبد القدیر صاحب تو ایٹم بنا گئے ، مزید اس میں آگے کیسے بڑھنا ہے اور اسلام کا دفاعی نظام کیسے مضبوط کرنا ہے ۔ پھر ہر نوجوان ڈاکٹر عبد القدیر اور ڈاکٹر عافیہ صدیقی بن کر ، جذبہ ایوبی و غوری لیے ، فکر و سوچ بسطامی و مجددی اپنائے ، کفر کے ایوانوں کی اینٹ سے اینٹ بجا دے گا۔ اگر ہم طلبہ تنظیمیں چاہیں تو بجائے ہر یونیورسٹی میں علیحدہ علیحدہ مارچ نکالنے کے ، ایک ہی مارچ کے ذریعے حکومت وقت کو فلسطین کے لیے اقدامات کرنے پہ مجبور کرسکتے ہیں ۔ اگر ہم سب سٹوڈنٹس چاہیں تو ایک ہی بار میں سارے باطل نظریات کا خاتمہ تعلیمی اداروں سے کیا جاسکتا ہے ۔ اگر ہم سٹوڈنٹس چاہیں تو ایک ہی نصاب پورے پاکستان میں چلایا جاسکتا ہے۔ پھر کوئی ڈنڈی بھی کسی بھی جگہ مارنا چاہے گا تو وہ سینکڑوں بار سوچے گا کیونکہ پیچھے آپ جیسے غیور نوجوان موجود ہوں گے جو کسی بھی قسم کے غیر اسلامی اقدام نہیں ہونے دیں گے۔ہم نے گیٹ ور ویب سائٹ پہ نصاب تعلیم کی آؤٹ لائنز ، یونیورسٹیز میں ایونٹس کا شیڈول پیش کیا ہے۔ ساتھ میں ریسرچ ڈیپارٹمنٹ کا علیحدہ سے پیج ڈویلپ کردیا ہے۔ ایک پیج "یونیورس" کے نام سے ڈویلپ کیا ہے جس میں آپ کسی بھی یونیورسٹی میں ہونے والے کنسرٹ کے حوالے سے رپورٹ کرسکتے ہیں ۔ اور اسی طرح اس میں پورے پاکستان کی یونیورسٹیز کی فہرست بھی شامل ہے ، جس میں جو بھی مسئلہ ہوا وہ انفارم کردیا جائے گا۔ کسی بھی تعلیمی ادارے میں کنسرٹس کینسلیشن کا کام ان شاءاللہ لیگل طریقے سے ہی کیا جائے گا۔ دعوت عام ہے تمام سٹوڈنٹس کو اس پلیٹ فارم پہ ، آپ سب آئیں اور ہمارا ساتھ دیں تاکہ ہم نظام اسلام کے نفاذ کے لیے آگے بڑھ سکیں ۔

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ

خدا اگر دل فطرت شناس دے تجھ کو
سکوت لالہ و گل سے کلام پیدا کر

اسی ویب سائٹ پہ ایک اور پورٹل ڈویلپ کیا گیا ہے "ArSciTerch" کے نام سے ۔ اس کا مطلب "Arts , Science, Technology & Research" ہے۔ اس پورٹل کو بنانے کا مطلب یہی ہے کہ مسلمان سٹوڈنٹس سائنس ، ٹیکنالوجی ، لٹریچر میں آگے بڑھیں ۔ ہمارے پاس انگلش میں اسلامی نصاب بہت کم موجود ہے ، موجود بھی ہے تو جسٹ فار فارمیلیٹی کہ بچہ پڑھ پڑھا کر پاس ہو جائے ۔ آخر کب تک شیکسپیئر کے پلیز پڑھتے رہیں گے یا مسٹر چپس کی کہانی سنتے رہیں گے۔ اسی طرح ڈارون تھیوری جو کہ نظریہ ارتقاء کے حوالے سے ہے اور مکمل طور پہ قرآن کے خلاف ہے ۔ لیکن اس ضمن میں ایک بات عرض کردوں ، اس تھیوری کا حاصل یہ ہوگا کہ خدا موجود نہیں اور اس کام کے لیے ڈارون نے 18 سال لگا دیے تو ہمیں بھی چاہیے کہ کم از کم کچھ ریسرچ ہم بھی کریں اس موضوع پہ کہ خدا کا وجود ثابت کرسکیں ۔ ساری اینٹی اسلامک تھیوریز جو پیش ہوتی ہیں ان کا حل تقریبا Atheism یعنی الحاد کی طرف جارہا ہوتا ہے ۔ ہمیں اب اس پہ کام شروع کردینا چاہیے ۔ اسی طرح مثال کے طور پہ اگر سائنس کہتی کہ سورج نہیں گھومتا حالانکہ قرآن کریم کے مطابق سورج گھومتا ہے تو یہ بات قرآن کے خلاف ہوئی ، اب بجائے اس کے ان کو موقع دیا جائے فضول نظریات پیش کرنے کا ، جو چیز ہمیں معلوم ہے اسی کو سائنٹیفک پروف پیش کرکے دنیا کو اسلام کی دعوت دینی چاہیے ۔ آئی ٹی کے میدان میں بھی ایڈوانسمٹ کی ضرورت ہے خصوصی آرٹیفیشل انٹیلیجنس میں ، اس سلسلے میں ایک پروجیکٹ ہنرمند و پرعزم نوجوان پروجیکٹ الحمد اللہ ہم لانچ کرچکے ہیں جس میں بچوں کو مختلف قسم کے ایڈوانسڈ آئی ٹی کورسز کی ٹریننگ بلکل مفت دی جائے گی تاکہ وہ تعلیم کو محض ڈگری کے لیے حاصل کرکے روزگار بنانے میں زندگی نہ صرف کریں بلکہ معاشی طور پہ مضبوط ہوکر علوم و فنون میں بھی اپنا وقت خرچ کرکے اسلام کی سربلندی میں اپنا حصہ ڈالیں ۔ یہ بات اسی لیے عرض کی ہے کہ ذرا سا دھیان نیوٹن تھیوری کی طرف بھی کیجیے گا کیونکہ آئن سٹائن کی سپیشل تھیوری آف ریلیٹیویٹی نے ٹریڈیشنل نیوٹن فلاسفیز میں کافی ماڈیفیکیشنز کی ۔ تو لہذا اٹل نہیں ہے کوئی بھی چیز ، ہاں صرف وہ جو قرآن کریم میں آگیا ۔ اب ہمیں سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کی طرف پیش رفت کرنی ہوگی ، مگر ان شاءاللہ ہم اپنے نوجوانوں کو ڈاکٹر عبد السلام قادیانی کی کھوکھلی الیکٹرو ویک تھیوریز کے دہانے پہ نہیں چھوڑیں گے بلکہ پوری جہدوجہد کے ساتھ باطل تھیوریز کا رد کریں گے اور ہر حق چیز کو سچ ثابت کریں گے ۔

دیار عشق میں اپنا مقام پیدا کر

نیا زمانہ نئے صبح و شام پیدا کر

ساری کائنات کی عزتیں اس خاک پہ قربان جہاں حضور رَسُولُ اللّٰہِ خاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی اونٹنی مبارک نے ایک دفعہ پیشاب مبارک فرمایا۔

قبلہ امیر المجاہدین علامہ
خادم حسین رضوی علیہ الرحمہ

بائیو ٹیکنالوجی ، فارماکولوجی ، فیزیالوجی اور دنیا کے علوم حاصل کرنے کا مطلب یہ نہیں کہ ہم حضور ﷺ سے عشق وفا کرنا بھول جائیں۔ ان علوم کو حاصل کرنے کے بعد آپ کو ایسا ہونا چاہیے کہ جہاں کہیں سے بھی آپ گزریں تو اگلے کہیں کہ حضور ﷺ کا غلام جارہا ہے۔

ہمارا مقاصد

Ummah's Rejuvenation: Galvanizing Islamic Vanguards Endeavors for The Ascension of Islam

Struggling For the Rise of Islam , Working for the Glory of Pakistan & Serving the Nation.

ISLAM - PAKISTAN- NATION

گرتے ہیں شاہسوار ہی میدان جنگ میں
وہ طفل کیا گرے جو گھٹنوں کے بل چلے

بھائی مجھے بھی مدینہ شریف لے چلو ۔ بتول نے روتے ہوئے ابوبکر کو کہا۔دو دن پہلے ہی ابوبکر کو والد صاحب نے کال کی تھی کہ تیاری پکڑ لو تمہارا ویزا لگ گیا ہے اب کچھ عرصے کے لیے مدینہ شریف آجاؤ۔ ابوبکر یونیورسٹی کا طالب علم تھا جو کہ آئی ٹی فیلڈ میں بی ایس کررہا تھا۔ وہ مدینہ شریف جانے سے خوف کھاتا تھا کہ میں سرکار مدینہ ﷺ کے سامنے کیا منہ لے کر جاؤں گا ، میں نے تو کوئی دین اسلام کا کام ہی نہیں کیا ہوا۔ مگر یہ اس کی عاجزی تھی ۔ اصل میں وہ بے چین تھا ، ایک ماہ پہلے اس کے والد صاحب نے سحری کے وقت کال کی کہ" ابوبکر مجھے ایسا کیوں محسوس ہوتا ہے کہ تم پریشان ہو"۔ ابوبکر کیونکہ جانتا تھا کہ جب بھی اسکو کوئی پریشانی لاحق ہوتی ہے تو اس کے والد صاحب کو پتا چل جاتا ہے ۔ اس کے والد صاحب کا نام علامہ قاری بسطامی تھا وہ امام مسجد تھے اور مدینہ شریف میں ان کا اپنا الیکٹریکل سٹور تھا ۔ابوبکر نے کال پہ والد صاحب کے یہ الفاظ سنتے ہی رونا شروع کردیا ۔ بسطامی صاحب نے ابوبکر کو تسلی دی اور درود شریف کا ورد کرکے دم کردیا، اتنے میں ابوبکر چپ ہوگیا۔ بسطامی صاحب نے کہا "پتر! میں جانتا ہوں تم پریشان ہو ، تم جو مشن لے کر چل رہے ہو وہ آسان بھی تو نہیں ہے۔ یا تے گلاں نہیں سن کرنیاں، جدوں کردتیاں نے تے ہن جھلو" ۔ بسطامی صاحب نے پنجابی میں ہنسی مذاق کے لہجے میں ابوبکر کو خوش کیا۔ ابوبکر بولا " باباجی! میں ڈھیلا نہیں پڑا، آپ مجھے جس مشن پہ چھوڑ کر گئے تھے میں اس دن سے بہت زیادہ تگڑا آج کھڑا ہوں مگر مجھے اپنوں سے اور غیروں سے رنجشیں اتنی ملتی ہیں کہ میرا دل کرتا ہے میں مدینہ شریف آجاؤں۔

بسطامی صاحب نے یہ بات سنی تو کہا ٹھیک ہے ابوبکر کوئی مسئلہ نہیں میں تمہارا ویزا لگوا دیتا ہوں تمہیں میں اطلاع کردوں گا جب تمہاری فلائٹ ہوئی تم مدینے چلے آنا ۔

ابوبکر مدینہ شریف جانے سے ایک دن قبل اپنی بہن سے باتیں کررہا تھا کہ وہ روتی روتی کہنے لگی کہ بھائی مجھے بھی ساتھ لے جائیں۔

بتول ابوبکر کی جونئیر بھی تھی یعنی اس کا آئی ٹی میں پہلا سمسٹر تھا جبکہ ابوبکر کا آخری ۔ دونوں بہن بھائی تمام یونیورسٹیز کے اندر ہونے والے غیر اسلامی چیزوں کو باہر نکال کر تعلیمی نظام کو اسلام کے مطابق کرنا چاہتے تھے۔ یہ کام حالانکہ ان کے لیے بہت زیادہ مشکل بلکہ کسی حد تک قریب ناممکن بھی کہا جاسکتا ہے۔ کیونکہ صرف دو لوگ تو معاشرے کو ٹھیک نہیں کر سکتے ۔ مگر ایسا نہیں تھا ، وہ اکثر اداروں میں فحاش کنسرٹس کینسل کروانے میں کامیاب ہوچکے تھے ۔ مگر ابوبکر کو روزانہ مختلف لوگ عجیب و غریب تھریٹس دیتے ۔ کوئی کہتا ہم تمہیں کبھی کامیاب نہیں ہونے دیں گے، کوئی کہتا تم لوگ ڈیڑھ اینٹ کی بلڈنگ بنا کر کیا کرلو گے وغیرہ وغیرہ۔

ابوبکر کے ساتھ صرف اس کی بہن تھی جس کو حوصلہ بھی ابوبکر نے ہی دینا ہوتا تھا ۔ روز بہ روز تعلیمی اداروں میں کبھی قادیانیت نوازی کا کام عروج پہ ہوتا، کبھی خدا کے وجود کو نشانہ بنایا جاتا تو کبھی اسلام کے معاشی و معاشرتی نظام کو۔ حالات دن بہ دن بگڑتے جارہے تھے۔ ابوبکر اندرونی طور پہ روحانی مدد کا منتظر تھا ۔ اس کو بس اک نگاہ مرد مومن کی ضرورت تھی ۔

مومن از عشق است و عشق از مومن است
عشق را ناممکن ما ممکن است

ہر کہ پیماں باھوالموجود بست
گردنش از بند ہر معبود رست

بسطامی صاحب سمجھ چکے تھے کہ ابوبکر روحانی طور پہ کمزور ہے اسی لیے اس کو مدینہ شریف بلانے کا عزم کیا۔ ابوبکر بتول کو کہنے لگا کہ میری بہن پریشان مت ہو میں جلد آجاؤں گا اور تین ماہ بعد تمہیں دوبارہ لے جاؤں گا ، بتول سسکیاں لیتے لیتے چپ ہوگئی۔

فلائٹ سے ایک رات پہلے ابوبکر عشاء کی نماز کے بعد درود شریف کا ورد کرکے گھر آیا اور سو گیا ۔ رات خواب میں ابوبکر دیکھتا ہے کہ وہ کسی جنگل میں ہے اور ہر طرف جھاڑیاں ہیں ، آسمان پہ کالی گھٹا چھائی ہوئی ہے اور وہ خود دلدل میں پھنسا ہوا ہے ۔ وہ دلدل سے نکلنے کی کوشش کرتا ہے تو نہیں نکل پاتا ، آہستہ آہستہ نیچے دھنسنے لگتا ہے ۔ اوپر سے بارش بھی برس پڑتی ہے۔ بجائے اپنے جسم کو ہلانے کے اور باہر نکلنے کی کوشش کرنے کے وہ درود شریف کا ورد شروع کردیتا ہے کیونکہ اس کو یاد ہوتا ہے کہ بسطامی صاحب نے فرمایا تھا " جب بھی تم پریشان ہو تو بس درود شریف کا ورد شروع کردینا تمہاری مشکل آسان ہو جائے گی" درود شریف کا ورد جاری رہتا ہے کہ اس کا پورا جسم دلدل میں دھنس جاتا ہے صرف منہ اور ہاتھ باہر رہ جاتے ہیں ۔ وہ سمجھ جاتا ہے کہ موت قریب ہے ۔آنکھوں میں آنسو کی لہریں ہوتی ہیں کہ کاش مشن پورا ہو جاتا پھر جو مرضی ہو جاتا ۔پھر بے بس ہوکر ابوبکر صدا لگاتا ہے " یا اللہ مجھے بس تو ایک دفعہ باطل نظام کفر کو ختم کرلینے دے پھر تو جب چاہے مجھے اس فانی دنیا سے اٹھا لے، میں سرکار دوعالم ﷺ کو کیا منہ دکھاؤں گا، یا اللہ! میری مدد فرما۔ اچانک ایک جھاڑی نیچے آتی ہے اور ابوبکر اس کو پکڑتا ہے اور بہت مشکل سے گھسیٹ کر اپنے آپ کو باہر نکالتا ہے ۔ اتنے میں غیب سے صدا آتی ہے ۔ "ابوبکر ! جب خود کو حشر میں منہ دکھانے کے لائق نہیں سمجھتے ،تو دنیا میں کونسا منہ دکھانے جارہے ہو مدینہ شریف ؟ کیا ابھی تمہاری مدد نہیں ہوئی؟ تمہارا کام ہے بس چپ کرکے کام کرنا مدد ہم خود اتاریں آخر یہ ہمارا وعدہ ہے " ۔ابوبکر آواز سنتے ہی گھبرانے لگتا ہے کہ بسطامی صاحب اس کی خواب میں آتے ہیں اور کہتے ہیں " ابوبکر ! پریشان مت ہو ، رب اپنے حبیب ﷺ سے محبت کرنے والوں کو بہت آزماتا ہے ، وہی بات ہے یا تے گلاں نہ کرو یا کردتیاں نے تے ہن تیار ہو جاؤ تے نال جھلو وی" ساتھ ہی بسطامی صاحب ابوبکر کے سینے پہ ہاتھ رکھ کر ایک دم کرتے ہیں۔

اتنے میں ابوبکر کی آنکھ کھل جاتی ہے ، اور دیکھتا ہے کہ اردگرد اس کے چھوٹے بھائی ، والدہ ، بتول سب بیٹھے ہوتے ہیں۔ والدہ پوچھتی ہیں کہ ابوبکر تم خواب میں چیخیں مارتے رہے اور کیا کیا بولتے رہے ہو۔ ابوبکر کا جسم کانپ رہا تھا اور پسینے کی لپیٹ میں تھا ۔ ساتھ ہی والد صاحب کی کال آگئی ، ابوبکر نے کال سنی تو والد صاحب نے فرمایا " بیٹا اب آنا ہے آپ نے یا کام کرنا ہے؟" ابوبکر روتے اور ہنستے ہوئے بولا " میرے محترم بابا جان ! میں یہاں رہ کر سارے باطل نظام نوڑ کے رکھ دیاں گا ۔ " بسطامی صاحب مسکرائے اور بیٹے کو دعائیں دینے لگے ۔

ہمارے دور میں سپر مین ، بیٹ مین جیسے فکشنز جب پڑھے پڑھائے جاتے ہیں تو لوگ اتنا مانوس ہوتے ہیں اور 3 3 گھنٹوں کی فلمیں فحاشی و عریانی کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ جبکہ کوئی ایسا روحانی و قوی واقعہ سامنے آجائے تو کہتے ہیں "روحانیت تے شے ہی کوئی نہیں" ۔ بہر حال ہمارے اوپر پریشانیاں کافی آئیں گی ، رنجشیں کافی آئیں گی مگر ایک درود شریف کا ورد ہم نے نہیں چھوڑنا اور دوسرا دل نہیں چھوڑنا کہ مایوس ہوکر بیٹھ جائیں ۔ ختم نبوت کے تحفظ ، ناموس رسالت ﷺ ، ناموس صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ، حرمت قرآن ، اسلام کی سربلندی ، پاکستان اور عوام کی فلاح و بہبود کے لیے ہم نے دن رات ایک کرنا ہے ان شاءاللہ تعالی ، تاکہ بوقت مرگ یہ شعر زبان پہ ہو:

جب روح میرے پیراھن خاکی سے نکلے

تو روزنے سے آواز آئی او میرا فقیر آیا

LET US UNITE FOR ISLAMIC REVIVITATION

بہترین نظام معیشیت صرف اسلام
کے پاس ہے ، تو آپ کا اور میرا
فرض نہیں بنتا کہ بطور نوجوانان
اسلام ہم معاشی نظام کی پلیننگ
کریں اور عوام میں سود کی وبا کی
اووئیرنس کریں ۔

ہم مسلمانوں نے یورپ کا لٹریچر اپنا
لیا ہے حالانکہ ہمارا اپنا اتنا زیادہ لٹریچر
موجود ہے ، انگریزی میں ہی سہی مگر
ہمیں اپنا نصاب اور لٹریچر ترتیب دینا
ہوگا ، خصوصاً سائنس کی فیلڈ میں
آگے نکلنا ہوگا ۔

"ختم نبوت ، ناموسِ رسالت ﷺ
حرمت قرآن" اور باقی تمام اسلامی
بنیادوں کا ہمیں محافظ بننا ہوگا ۔ اور
ان کے بارے میں لوگوں میں آگاہی
عام کرنی ہوگی ۔

کچھ تلخ سوالات اور ان کے جوابات

سوال : اتنا کام آپ لوگ کرتے ہیں ، کبھی یہ نہیں محسوس ہوا کہ کوئی ہمیں دیکھے ، ہمیں تھپکی دے ، یا ہماری واہ واہ ہو ؟

جواب : ہمارے بڑوں نے ہمیں سمجھایا ہے کہ ذمہ دار بندہ وہ ہے جو حضور ﷺ کو مسکرانے کے لیے کام کرے ، لہذا یہ بات تو کبھی دماغ کے کسی کونے میں بھی نہیں آئی کہ ہم کام کریں اور اس کا اجر ہمین یہ ملے کہ ہماری واہ واہ ہو۔

سوال : نوجوانوں کے مسائل اتنے زیادہ ہیں ، کوئی ہاسٹل کا رونا لیے بیٹھا ہے ، کوئی کہتا ہے ایم ڈی کیٹ میں مارجن اچھا نہیں ، کوئی این ایل ای پہ روتا رہا۔ آپ لوگوں کو ہم نے ان مسائل میں کم دیکھا ہے ۔ اس کی کیا وجہ ہے ؟

جواب : اگر سٹوڈنٹس کو ہاسٹل الاٹ نہیں ہورہے تو یہ ان کا حق ہے انہیں ملنا چاہیے ، اسی طرح اگر کوئی مارجن کی کمی کی بات ہے تو یہ واقعی غلط ہے مگر ہمارا مقصد کافی وسیع ہے ۔ جب بچہ یونیورسٹی آتا ہے اس کے یہ مسائل حل کرنے والے سینکڑوں ہوتے ہیں ، طلبہ اکٹھے ہو جائیں تو وہ سب کچھ کر لیتے ہیں ، مگر انہی طلبہ کو کبھی ختم نبوت سیمینار میں بلا لو تو یہ نہیں آئیں گے ۔ کالج میں کنسرٹ ہو ، یہ اس میں جائیں گے تو اس معاملے میں ان کی راہنمائی کون کرے گا ؟ ظاہر ہے ہم ہی کریں گے ۔ اور ویسے بھی جب پڑھنا پڑھانا نہیں ہوتا تو چھوٹے موٹے مسائل کے لیے سڑکیں بند کرنا ہمیں یاد آجاتا ہے ۔ بات صرف ایم ڈی کیٹ کی نہیں پورے نصاب تعلیم کی کریں ، کون کرے گا اس کو بہتر ، یہاں تو ہر بندہ ڈگری کمپلیٹ ہوتے ہی گھر بار کو چلانے میں مصروف ہو جاتا ہے ۔ تو چھوٹی سوچ کے مالک کبھی نظام تبدیل نہیں کر سکتے ۔

سوال : آپ کہتے ہیں کہ آپ لوگ کنسرٹ کینسل کروائیں گے اور تعلیمی اداروں سے باطل نظریات ختم کروائیں گے ۔ تو یہ کام ڈنڈے سوٹے کے زور پہ ہونے جارہا ہے ؟

جواب : محترم ڈنڈا سوٹا اپنوں پہ نہیں چلایا جاتا ۔ یہ سب ہمارے اپنے ہیں جو بھکے ہوئے ہیں ۔ باطل نظریات کے حامل لوگوں کو ہم لیگلی ڈیبیٹ کی دعوت دیں گے یونیورسٹی کی انتظامیہ کو شامل کرتے ہوئے آڈیٹوریم میں تمام بچوں کے سامنے تاکہ حق و باطل واضح ہو جائے ۔ باقی کنسرٹ کینسلیشن کے لیے یونیورسٹی کی انتظامیہ کو لیگلی طریقے سے اپروچ کریں گے ، ایپلیکشن کے ذریعے ان شاءاللہ ۔ آخری حد بھی یہ ہے کہ کم سے کم 12 دفعہ ہم یونیورسٹی کی انتظامیہ کو ایپلیکیشن لکھیں گے ۔ وہ پھر بھی باز نہ آئے تو پھر بھی پہلا سٹیپ سوشل میڈیا پہ آواز اٹھانا ہی ہوگا۔

ڈرو خدا سے ہوش کرو کچھ مکر و ریا سے کام نہ لو
یا اسلام پہ چلنا سیکھو یا اسلام کا نام نہ لو

اگر چاہوں تو نقشہ کھینچ کر الفاظ میں رکھ دوں
مگر تیرے تخیل سے فزوں تر ہے وہ نظارا

1 Scan this QR code for KHREWS official Website
www.khrewsofficial.com

2 Scan this QR code for Labbaikitservices YT
@labbaikitservices

3 Scan this QR code for KHREWS OFFICIAL FB page
@khrewsofficials

4 Scan this QR code for LETS MDCAT WA group
LETS MDCAT

5 Scan this QR code for KHRMS FB page
@khrms

6 Scan this QR code for KHREDS FB page
@khreds

پورا دن فضول میں ٹک ٹاک اور انسٹا گرام استعمال کرنے سے بہتر ہے کہ ہم دین اسلام کی سربلندی کے لیے اپنے حصّے کی شمع روشن کریں ۔

KHREWS OFFICIAL WA CONTACT: 03340915037